زیر تبصرہ کتاب بھی موصوف کا ایک علمی مضمون ہے، جس میں انھوں نے "اسلامی آئین کی اہمیت اور ضرورت" پر روشنی ڈالی ہے اور اس سے جو حکمران گریز کرتے ہیں ان کی کچھ نشانیاں بھی ذکر فرمائی ہیں، علماء سو اور گمراہ حکمرانوں کا کھل کر ذکر کیا ہے۔

منافق اور کمیونسٹ کیا چاہتے ہیں اور اسلامی ریاست کے بارے میں ان کے کیا نظریات ہیں، پاکستانی حکمران، صدر مملکت، وزراء اور ممبران اسمبلی قرآن و سنت کے کس حد تک پابند ہیں مگر وہ کیا کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اس سلسلے میں قرآن و سنت خلفاء راشدین، دوسرے صحابہ نے کیا رہنمائی فرمائی ہے بانئ پاکستان محمد علی جناح، علامہ اقبال، لیاقت علی خاں مرحوم، مختلف اقوام و ملل کے ججوں نے آئین و قانون کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور اسلام میں انتخاب کا طریقہ کیا ہے؟ ان سب کی تفصیل اس میں آپ کو ملے گی۔ اس میں علمی کے ساتھ ساتھ موصوف نے ناصحانہ انداز اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر دے۔

قارئین کے لیے اس رسالے کا مطالعہ کافی مفید اور بصیرت افروز رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

(۶)

فیض الودود فی تحقیق رفع الیدین للسجود (عربی)	مولانا ابو حفص عثمانی داجلی
صفحات	۶۸
قیمت	۳/۰ روپے
پتہ	۱۔ مجلس اخوان اہل حدیث۔ بلاک نمبر ۱۵۔ ڈیرہ غازی خاں ۲۔ فاروقی کتب خانہ، بیرون بوہڑ گیٹ۔ ملتان

مولانا ابو حفص عثمانی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں، محقق نامور عالم دین اور متعدد کتب کے مشہور مؤلف ہیں۔ کتاب و سنت کے سوا اور کسی بھی شخصیت کی زلف گرہ گیر کے اسیر بھی نہیں ہیں بلکہ آزادانہ مطالعہ کرتے ہیں اس لیے بعض امور میں آپ کو معروف ڈگر سے مختلف راہ بھی اختیار کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ ان سے اختلاف رائے کے باوجود، ان کی علمی تحقیقات اور نیک جذبات کا ہم احترام کرتے ہیں اور ان کو اس کا ہم حق دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا محرک سنت کا ثبوت ہوتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب بھی کچھ اسی قسم کی کتاب ہے جس میں فاضل مؤلف نے یہ موقف اختیار

کیا ہے کہ:

رفع یدین صرف چار بار نہیں، سجدہ کو جاتے اور سجدہ سے اٹھتے وقت بھی مسنون ہے۔ پھر اس کے لیے موصوف نے تو متعدد مرفوع اور موقوف روایات اور متعدد تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کا تعامل اور نظریہ پیش کیا ہے۔ اور ہر روایت کے سلسلے میں قابلِ ذکر جرح و تعدیل اور صحت و ضعف سے بھی کھل کر بحث کی ہے ـــ جن سے بعض اعتبار سے اختلاف تو کیا جا سکتا ہے لیکن بالکلیہ ان کو رد کرنا آسان بات نہیں ہے۔

اس میں جو مرفوع روایات بیان کی گئی ہیں، ان سے روایاتی حیثیت سے تفصیلی بحث تو بہت مشکل ہے، بہر حال ہمیں ان میں بعض مقامات سے اختلاف بھی ہے، مثلاً یہ دعویٰ کہ یہاں تقابل صرف نافی اور مثبت کا ہے۔ صحیح نہیں ہے بلکہ معارض روایات میں صحت و ضعف کے اعتبار سے دونوں میں "مساوات" کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو روایات "بین السجدتین رفع یدین" کرنے کی نفی کرتی ہیں وہ صحت کے اعتبار سے، مثبت روایات سے کہیں بلند اور ارفع ہیں ـــ اس لیے دونوں کے مابین دنگل گرم کرانا صحیح نہیں ہے کیونکہ نفی کرنے والی روایت صحیحین کی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری (دار قطنی) اور حضرت علی مرتضیٰ (ترمذی و ابو داؤد) کی روایات بھی الگ اس کی مؤید ہیں۔

دوسرا یہ کہ: روایت بالمعنی کی وجہ سے غلط ترجمانی ہو گئی ہے کیونکہ بعض روایات میں "حین یسجد" "اذا رفع راسہ للسجود" "واذا رفع للسجود" وغیرہ الفاظ سے بعض راویوں کو مغالطہ لگا ہے کہ شاید اس کے معنی "رفع الیدین بین السجدتین" ہیں، حالانکہ اس سے مراد رکوع سے سجدہ کے لیے اٹھتے ہوئے رفع یدین کرنا ہے۔ چونکہ رکوع سے سر کا اٹھانا سجدہ کے لیے ہوتا ہے اس لیے اسے سجدہ وغیرہ سے بھی تعبیر کر لیا گیا۔

تیسرا یہ کہ: سجدے کو جاتے یا اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ لٹکانے کی جو شکل ہوتی ہے اسے ہی کسی راوی نے "رفع الیدین بین السجدتین" تصور کر لیا ہے ـــ حالانکہ وہ کھلے ہاتھوں کا قدرتی لٹکنا ہے رفع ارادی نہیں ہے۔

چونکہ یہ صرف احتمالات ہیں اس لیے راقم الحروف کی ذاتی رائے یہ ہے کہ: کبھی کبھی احتیاطاً اس پر بھی عمل ہو جانا چاہیے تاکہ اگر یہ بھی مسنون ہو تو ہم اس سے بھی محروم نہ رہ جائیں۔ روایات کے اسلوب سے پتہ چلتا ہے کہ: یہ "احیاناً" (کبھی کبھار) والی بات تھی، اس لیے اس حد تک ہم بھی کر لیں تو اس کا بھی حق واقعتہً ادا ہو جائے۔ بہر حال اس حد تک طبیعت مطمئن ہے کہ: حضور، صحابہ اور تابعین کا تعامل اسی معروف رفع الیدین پر رہا ہے۔ تعامل بین السجدتین پر نہیں ہے۔ بشرطیکہ موصوف کی پیش کردہ روایات کے بارے میں صحیح "سنداً" مطلوبہ اطمینان حاصل ہو جائے۔ واللہ اعلم